# حضرت مولانا قاری محمد رمضان رحمۃ اللہ علیہ جوارِ رحمت میں

فضیلۃ الشیخ قاری حبیب اللہ ارشد حفظہ اللہ تعالیٰ

دینی حلقوں میں حضرت مولانا قاری محمد رمضان صاحب خطیب جامع مسجد الفردوس گلبرگ فیصل آباد اور صدر مدرس شعبہ حفظ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے سانحہ ارتحال کی خبر غم واندوہ کے ساتھ پڑھی اور سنی گئی کہ حضرت قاری صاحب مرحوم نے مورخہ 24 جولائی 2015ء بروز ہفتہ وفات پائی (انا للہ وانا الیہ راجعون)

حقیت یہ ہے کہ (موت العالم موت العالم) ایک حافظ' قاری' عالم کی موت پورے جہان کی موت ہے۔اور حضرت قاری صاحب کی وفات سے صرف ان کے اہل وعیال اور خاندان کو ہی نہیں بلکہ جامعہ سلفیہ کو بہت بڑا دھچکا لگا ہے۔ کیونکہ مرحوم صرف جامعہ کے مدرس ہی نہیں بلکہ سفیر جامعہ کی حیثیت رکھتے تھے۔اور جامعہ کے ابتدائی قدیم منتظمین میں بھی شامل تھے۔اور ہمیشہ جامعہ کے ساتھ مخلص اور بہی خواہ رہے جامعہ کے شعبہ حفظ القرآن کی تدریس میں صدر مدرس رہے۔اور اس کے ساتھ ساتھ ایک بہت اچھے معاون سفیر طلباء کرام کیلئے ایک اچھے استاد ہونے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے مربی بھی تھے سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں آپ کے شاگرد ہیں جنہوں نے آپ سے قرآن کریم کا فیض حاصل کیا جو پاکستان اور بیرون ممالک میں قرآن کی خدمت کر رہے ہیں اور حضرت قاری صاحب کیلئے صدقہ جاریہ ہیں۔ان شاء اللہ

## ہر دلعزیز شخصیت

حضرت قاری صاحب مرحوم باوجود استاذ الاساتذہ ہونے کے انتہائی منکسر المزاج باوقار اور ملنسار آدمی تھے۔اپنے وسیع حلقہ احباب میں ہر دل عزیز سمجھے جاتے تھے۔اور ان کے حلقہ احباب میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ مثلاً تاجر' وکلاء' علماء' اساتذہ اور

طلباء وغیرہ کثیر تعداد میں شامل ہیں جن میں سے اکثر کا تعلق فیصل اباد اور اس کے مضافات سے ہے اور اس کی وجہ یہی ہے کہ اگرچہ ان کا آبائی علاقہ بوریوالا تھا مگر انہوں نے اپنی زندگی کا زیادہ تر حصہ جامعہ سلفیہ فیصل اباد میں گزارا اور ان کی بے انتہا سعادت اور خوش نصیبی ہے کہ ان کی زندگی کے آخری لمحات بھی خدمت قرآن میں آن ڈیوٹی جامعہ سلفیہ کے شعبہ حفظ واقع عبداللہ گارڈن جامع مسجد نسیم غفور میں اپنے شاگردوں کے اسباق اور منزل وغیرہ سننے میں گزرے اور اس کے متصل بعد مدرسہ میں ہی خالق حقیقی سے جا ملے (اناللہ وانا الیہ راجعون)

یقیناً یہ حسن خاتمہ اور بارگاہ الٰہی میں شرف قبولیت کی دلیل ہے اور ان کا جنازہ بھی جامعہ سلفیہ کی تاریخ کا بہت بڑا جنازہ تھا جس میں بلا امتیاز مسلک زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی جو لوگوں سے ان کے حسن اخلاق اور مضبوط ربط کی دلیل ہے۔

## جامعہ کیساتھ گھری وابستگی

راقم الحروف (قاری حبیب اللہ ارشد) نے حفظ القرآن بالتجوید کے بعد 1986ء میں جامعہ سلفیہ کے شعبہ کتب درس نظامی میں داخلہ لیا اور مسلسل آٹھ سال تعلیم حاصل کی اور 1994ء میں فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے مشائخ کے زیر سایہ الحمدللہ تاحال جامعہ ہذا میں ہی خدمت دین کی سعادت اللہ کی توفیق سے مل رہی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور استقامت و ثابت قدمی نصیب فرمائے۔ بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جامعہ سے اس 29 سالہ طویل وابستگی کے دوران شروع سے لیکر تاحال محترم جناب قاری محمد رمضان صاحب کو ایسا سنجیدہ اور باوقار پایا کہ وہ ہر وقت جامعہ کی ترقی و خوشحالی کی سوچ ہی سوچا کرتے اور تدریسی خدمات کے ساتھ ساتھ جامعہ کے تعاون کیلئے لوگوں سے اچھے اور گہرے روابط کو انہوں نے اپنا مشن بنایا ہوا تھا۔

## طلباء جامعہ سلفیہ کے ساتھ محبت اور کمال شفقت

تمام طلباء بالخصوص شعبہ حفظ کے بچوں کے ساتھ کمال شفقت فرماتے بڑی محبت سے پیش آتے اور ان کے تمام ضروری معاملات مثلاً کھانے پینے پہننے و دیگر ضروریات کا نہ صرف

خیال کرتے بلکہ اچھے معیار پر بھی نظر رکھتے کہ بچوں کو کھانا اچھا ملے گرمیوں میں ٹھنڈے پانی کا بہترین انتظام کرتے الغرض وہ گویا ایک روحانی باپ کی طرح بچوں کا بہت خیال کیا کرتے تھے۔یہی وجہ ہے کہ انہیں بڑی محبت کے ساتھ ام الجامعہ کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا تھا اور ان کی اچھی یادیں ہمیشہ زندہ اور تازہ رہیں گی۔

## راقم الحروف کی سعادت

یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اور توفیق ہے کہ مجھ جیسے ناکارہ کو جامعہ کے شعبہ کتب میں مدرس بننے کا اعزاز فارغ التحصیل ہونے کے متصل بعد حاصل ہو چکا تھا اور چند سال بعد جامعہ کے شعبہ ناظرہ قرآن کریم للبنات کے مدرس ہونے کی سعادت بھی حاصل ہو گئی۔

یہی وجہ ہے کہ جامعہ کے بڑے بڑے مشائخ و اساتذہ کرام جن میں محترم جناب حضرت شیخ الحدیث مولانا حافظ عبدالعزیز علوی حفظہ اللہ تعالیٰ' پرنسپل جامعہ پروفیسر محمد یسین ظفر صاحب' نائب شیخ الحدیث وخطیب الجامعہ حضرت مولانا محمد یونس بٹ صاحب' حفظہ اللہ تعالیٰ بطور خاص میرے اساتذہ کرام' محسن اور مربی بھی ہیں اور ان کی نور نظر بنا دیا ہے۔بلکہ ان کی اولادیں اور آگے ان کی اولادیں بھی شعبہ ناظرہ وشعبہ کتب میں میری شاگرد ہیں۔

والحمد للہ علیٰ ذالک

### راقم الحروف کی قاری صاحب کی اولاد کے ساتھ تعلیم وتعلم کی نسبت

اسی طرح قاری محمد رمضان مرحوم کے سب سے چھوٹے صاحبزادے حافظ محمد فرحان شعبہ کتب میں شاگرد اور ان کی سب سے چھوٹی صاحبزادی شعبہ ناظرہ میں میری شاگردہ ہے اور مزید برآں قاری صاحب کی پوتیاں پوتے بھی شاگرد ہیں جو تا حال میرے پاس زیر تعلیم ہیں یہی وجہ ہے کہ حضرت قاری صاحب سے جب بھی میری ملاقات ہوتی تو بڑی محبت کا اظہار کرتے اور بڑا اکرام کرتے۔میں ان کی تواضع واکرام سے بڑا متاثر تھا جو ان کے حسن خلق اور عمدہ اخلاق کی دلیل ہے۔ادارہ جامعہ سلفیہ کی طرف سے مجھے عبداللہ گارڈن شعبہ حفظ کا امتحان لینے کیلئے کئی دفعہ

ممتحن کی حیثیت سے بھیجا گیا تو حضرت قاری صاحب بہت عزت سے پیش آتے ۔ بڑا اکرام کرتے اپنے شاگردوں کسے بہت خیال رکھنے کا کہتے بڑی خاطر تواضع کرتے اچھا کھانا وانا کھلاتے حتیٰ کہ دوران امتحان کسی نماز کا وقت ہو جاتا تو مجھے جماعت کروانے کیلئے مصلیٰ پر کھڑا کر دیتے کہ نماز پڑھائیں۔جبکہ میں ان سے کہا کرتا تھا کہ میں تو آپ کے بچوں جیسا ہوں آپ اتنا اکرام کر کے مجھے شرمندہ نہ کیا کریں۔ہم تو خود آپ کا اکرام کرنے کو سعادت سمجھتے ہیں آپ جامعہ کے قابل قدر بزرگ استاد ہیں اور میرے والد گرامی قدر جناب حضرت مولانا حافظ عبدالرشید حفظہ اللہ تعالیٰ کے بہت پرانے دوست بھی ہیں اس لیے آپ مجھے اتنا پروٹوکول نہ دیا کریں لیکن قاری صاحب مرحوم بڑی عاجزی سے کہا کرتے کہ بیٹے یہ تمہارا حق ہے جو ہمارے ذمے ہے اس میں کوئی ایسی بات نہیں۔

بہرحال مختصراً یہ کہ محترم قاری صاحب نے ماشاء اللہ بڑی بھرپور اور اچھی زندگی بسر کی ہے بڑے بےضرر انسان تھے۔متبسم چہرہ خوش مزاج ہر خاص وعام سے اچھا تعلق رہا۔اور اللہ نے انہیں ہر نعمت سے مالا مال فرمایا۔ماشاء اللہ وسیع گھرانا کنبہ اور خاندان بیٹے بیٹیاں' پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں وغیرہ رونقیں دیکھنا نصیب فرمایا۔

## منفرد خصوصیات

بیک وقت حافظ قاری عالم معلم ایک اچھے خطیب منجھے ہوئے تجربہ کار منتظم اعلیٰ عمومی مجلس مشاورت میں شرکت کے ساتھ ساتھ جامع کے کبار علماء اساتذہ منتظمین اور رئیس الجامعہ کی خصوصی مشاورت اور خاص میٹنگ جو چند اہم افراد پر مشتمل ہوتی اس میں حضرت قاری صاحب کی شمولیت کو ضروری سمجھا جاتا اور ان کی قیمتی آراء وتجاویز سے بھرپور استفادہ بھی کیا جاتا جامعہ کے کسی بھی بڑے پروگرام میں شرکت کرنے والے معزز مہمانوں کی کمیٹی میں قاری صاحب کو سرفہرست رکھا جاتا کیونکہ قدیم ہونے کی وجہ سے قاری صاحب کی سب مہمانوں سے واقفیت ہوتی۔اور وہ بھرپور اعزاز کے ساتھ مہمانوں کا استقبال بھی کیا کرتے

تھے۔ ایک ہی مسجد میں خطابت اور ایک ہی جامعہ میں طویل عرصہ تدریس کوئی معمولی بات نہیں۔لہٰذا واقعی سب ان کی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور یہ ان کے دانش منداور دور رس معاملہ فہم اور باصلاحیت ہونے کی مضبوط دلیل ہے۔جامعہ کے چلتے پھرتے سفیر اور کامیاب معاون ثابت ہوئے۔ماشاء اللہ۔

اور قانون قدرت کے مطابق (کل من علیھا فان و یبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام) رونقوں اور خوشیوں بھرا یہ گلشن اور جامعہ چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے اور اپنے پیچھے اپنے اہل وعیال کنبہ' خاندان کے ساتھ ساتھ پورے جامعہ اساتذہ وطلبہ کو اور مزید ہزاروں جاننے والوں کو سوگوار چھوڑ گئے ان کا خلاء پُر نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آخر میں دلی دعا ہے کہ اللہ رب العزت قاری محمد رمضان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طویل دینی قرآنی' دعوتی' تبلیغی خدمات مساعی جمیلہ اور جامعہ کے ساتھ ان کی طویل وابستگی کو شرف قبولیت عطا فرما کر ان کے لئے متاع آخرت بنائے ان کی اولاد اور شاگردوں کو ان کے لیے صدقہ جاریہ اور ذریعہ نجات بنائے (آمین) اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول فرمائے۔ بتقاضائے بشری ان کی کمی کوتاہی کو معاف فرمائے ان کی سیات سے صرف نظر فرمائے اور ان کی قبر کو نور سے منور فرمائے اور جنت کے باغوں میں سے باغ بنائے اور انہیں جنت الفردوس میں علیین کے اندر شامل فرمائے۔قیامت کے روز انہیں انبیاء صدیقین' شہداء' صالحین کی رفاقت نصیب فرمائے اور پیارے پیغمبر سید الانبیاء خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شفاعت عظمیٰ کا حقدار بنائے۔ حوض کوثر سے جام نصیب فرمائے۔ ان کے شاگردوں بالخصوص ان کے صاحبزادے حافظ محمد فرحان صاحب کو (جو کہ ان کی جگہ پر مقرر ہوئے ہیں) ان کا اچھا جانشین خلف الرشید بنائے۔(آمین یارب العالمین)

☆......☆......☆......☆